انوارِ حیات

شہنشاہِ سورت، قطب العارفین، حضرت سید جمال الدین نقشبندی المعروف

حضرت خواجہ دانا علیہ الرحمہ کے احوال و آثار

مولانا محسن رضا ضیائی

قطب العارفین، سید السالکین، حضرت سید خواجہ جمال الدین نقشبندی (المعروف خواجہ دانا) رحمۃ اللہ علیہ گجرات کے صنعتی شہر سورت کے ایک ولی کامل، عارف باللہ، اپنے وقت کے صاحب کشف وکرامت اور سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ ہیں۔

حضرت خواجہ حسن عطار رحمۃ اللہ علیہ جو ایک ولی اللہ اور مجذوب بزرگ تھے، ان کی دعا سے 898ھ بمطابق 1492ء بروز پیر صبح صادق کے وقت ترکستان کے ایک گاؤں "جنوق" (ترکی) میں آپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔

آپ کا نسب نامہ 15/ واسطوں سے مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے:

(1) حضرت خواجہ سید جمال الدین خواجہ دانا رحمۃ اللہ علیہ
(2) حضرت خواجہ سید بادشاہ پردہ پوش رحمۃ اللہ علیہ
(3) حضرت خواجہ سید اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ
(4) حضرت خواجہ سید قریش رحمۃ اللہ علیہ
(5) حضرت خواجہ سید ولایت رحمۃ اللہ علیہ
(6) حضرت سید عبداللہ زر بخش رحمۃ اللہ علیہ
(7) حضرت سید احمد مشہور بہ خواجہ عطار رحمۃ اللہ علیہ
(8) حضرت سید حسن رحمۃ اللہ علیہ
(9) حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ
(10) حضرت سید سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
(11) حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
(12) حضرت سید اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ
(13) حضرت سید علی اصغر رحمۃ اللہ علیہ
(14) حضرت سید جعفرِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(15) حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

آپ کے والدِ گرامی حضرت خواجہ سید پردہ پوش رحمۃ اللہ علیہ تصوف و طریقت کے ایک عظیم پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ شاہِ شروان کے لشکر کے سپہ سالار بھی تھے، جنہوں نے اپنی جنگی و حربی مہارت و شجاعت سے کئی ساری جنگوں میں فتح و کامرانی کا پرچم لہرایا اور دشمنوں کو شکست و ہزیمت سے دوچار کیا۔ حضرت خواجہ سید پردہ پوش علیہ الرحمہ اور حضرت خواجہ حسن عطا علیہ الرحمہ میں کافی گہرے مراسم تھے اور دونوں ایک دوسرے کے علم دوست اور روحانی رفیق تھے۔ دونوں بزرگوں نے ایک دوسرے سے اکتسابِ علم و فیض کیا۔

شاہِ شروان اور شیعہ بادشاہ اسماعیل صفوی کے درمیان ایک انتقامی جنگ چھڑی، جس میں حضرت سید بادشاہ پردہ پوش علیہ الرحمہ سپہ سالار تھے، اس میں شاہِ شروان صفویوں کے ہاتھوں جیسے ہی قتل ہوا، ہر طرف بھگ دڑ مچ گئی اور صفوی شاہِ شروان کی فوج پر غالب آگئے، اسی درمیان حضرت سید بادشاہ پردہ پوش علیہ الرحمہ نے صفویوں کے خلاف لڑتے لڑتے جامِ شہادت نوش فرمائی۔ اس وقت حضرت خواجہ دانا علیہ الرحمہ کی عمر شریف تقریباً چار یا پانچ ماہ کی تھی۔

حضرت بادشاہ پردہ پوش علیہ الرحمہ حضرت خواجہ حسن عطا علیہ الرحمہ کے خواب میں تشریف لائے اور انہیں اپنی شہادت سے متعلق آگاہ کیا اور فرمایا کہ میرا شیر خوار بچہ اور ان کی والدہ فلاں جنگل میں ہیں، انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ اور ان کی تربیت و کفالت کرو۔ چناں چہ خواجہ حسن عطا علیہ الرحمہ فوری حضرت خواجہ دانا اور آپ کی والدہ کی تلاش میں سرگرداں ہوگئے اور انہیں تلاش کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

آپ کی والدہ ماجدہ اپنے شوہرِ عزیز حضرت سید بادشاہ پردہ پوش علیہ الرحمہ کی شہادت کا صدمہ برداشت نہ کر سکیں اور آپ بھی چند دنوں

اُستاذ: شعبۂ عربی و فارسی (دی دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ، پونہ، مہاراشٹر)

کے بعد داغِ مفارقت دی گئیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت اور پرورش و پرداخت کی تمام تر ذمہ داریاں حضرت خواجہ حسن عطا علیہ الرحمہ کے کندھوں پر آگئیں، جن کو آپ نے بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ انجام دیا۔

حضرت خواجہ دانا رحمۃ اللہ علیہ کے اندر اپنے والدِ گرامی حضرت خواجہ سید پردہ پوش علیہ الرحمہ سے طریقت و روحانیت اور وجاہت و شجاعت ورثہ میں ملی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تصوف و طریقت کے ایک عظیم مقام پر فائزالمرام تھے۔

آپ اور آپ کے والدِ محترم پر حضرت خواجہ حسن عطا رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے نہ صرف آپ کے والدِ گرامی کو فیض و روحانیت کی دولتِ بیش بہا سے نہال اور مالا مال کیا، بلکہ بارہ سالوں تک آپ کی خوب روحانی تعلیم و تربیت فرمائی، علومِ ظاہری و باطنی سے سیراب کیا، شریعت و طریقت کے رموز و اسرار سے واقف و آشنا کیا، جنگلوں میں لے جاکر ریاضت و مجاہدہ کے مراحل سے گزارا اور پھر آپ کو اپنا مریدِ باصفا بناکر سلسلۂ نقشبندیہ کی اجازت و خلافت سے نوازا۔ یقیناً آپ دونوں بزرگوں کی ولایت و عظمت میں چار چاند لگانے میں شیخِ محترم حضرت خواجہ حسن عطا رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا کردار ہے۔

جب آپ کی عمر شریف 12/ سال کی ہوئی تو آپ کے استاذ و مربی، پیر و مرشد اور غم و مصیبت کے ساتھی حضرت خواجہ حسن عطا رحمۃ اللہ علیہ بھی وصال فرما گئے۔

اس کے بعد آپ نے تقریباً 20/ سال جنگلوں میں گزارے اور بہت سے بلند درجات و مراتب کو پہنچے۔

پھر آپ ایک ترکستانی مجذوب بزرگ کے حکم و ایما پر بلخ شہر تشریف لائے اور دو سالوں تک یہاں رہ کر لوگوں کو رشد و ہدایت اور تصوف و روحانیت کا درس دیتے رہے۔ پھر یہاں سے اپنے مریدین، معتقدین اور متوسلین کے ہم راہ سفرِ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد آپ نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشائخِ نقشبندیہ سے ملاقات کے لیے طویل عرصہ تک سفر کیا اور پھر مختلف بلاد و امصار خاص طور سے غزنی، لاہور، ملتان، اجمیر، جے پور اور آگرہ ہوتے ہوئے ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں آپ سفر کرتے رہے، اس دوران آپ نے کہیں بھی مستقل قیام نہ فرمایا۔

جب آپ نے ہندوستان کو اپنے قدومِ میمنتِ لزوم سے نوازا تو اس وقت بادشاہ محمد جلال الدین اکبر تختِ مغلیہ پر متمکن ہو چکا تھا۔ اس زمانے میں گجرات کا شہر "سورت" صنعت و حرفت، علوم و فنون اور سیر و سیاحت میں اپنی مثال آپ تھا۔ دورِ اکبری میں جب آپ شہرِ سورت وارد ہوئے تو یہاں کی آب و ہوا، تہذیب و ثقافت، اقدار و روایات اور یہاں پہلے سے موجود اولیا و صوفیا کی جماعت سے بے حد متاثر ہوئے اور یہیں پر مستقل بود و باش اختیار فرمالی۔ شہرِ سورت میں آپ نے اپنی عمر کا وافر حصہ گزارا اور خلقِ خدا کو دینِ متین کی دعوت و تبلیغ کرتے رہے، تصوف و روحانیت اور طریقت و بیعت کے ذریعہ کتنے ہی گم گشتگانِ راہ کو منازلِ سلوک طے کرایا اور انہیں اپنی عارفانہ و صوفیانہ تعلیمات و ملفوظات سے ایسا متاثر کیا کہ وہ آپ کے حلقہ بہ گوش ہو گئے۔

آپ کی کئی ایک کشف و کرامات بھی ہیں، جن کو آپ کے سیرت نگاروں نے ذکر کیا ہے، ہم یہاں صرف ایک کرامت کو ذکر کرنے پر اکتفا کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالرشید رضوی نوری اپنی کتاب سیرت خواجہ دانا میں رقم طراز ہیں:

حضرت خواجہ دانا رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جنگل میں چہل قدمی فرما رہے تھے کہ اچانک کسی شہر کے چند معزز حضرات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انتہائی عاجزی و انکساری سے عرض کیا کہ حضور ہمارے بادشاہ کو لقوہ ہو گیا ہے، بہت علاج کیا گیا، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، آپ ان کے حق میں شفائے کاملہ و عاجلہ کی دعا فرمادیں، آپ نے فرمایا میں شہر آتا ہوں، تمہارے بادشاہ اور مجھے ایک کمرے میں بند کر دینا اور تمام راستے اور سوراخ بھی بند کر دینا۔ آپ کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا گیا، عشا کی نماز کے بعد حضرت اور بادشاہ دونوں کمرے میں چلے گئے اور باہر سے تالا لگا دیا گیا، نمازِ فجر کے لیے جب کمرہ کھولا گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ بادشاہ سلامت تندرست و توانا کھڑے ہیں اور حضرت خواجہ دانا صاحب کمرے سے غائب ہیں۔ لوگوں نے بادشاہ سلامت سے ان کی بیماری و صحت سے متعلق پوچھا تو بادشاہ نے

کہا کہ رات کے آخری حصے میں حضرت میرے پاس آئے اور کچھ پڑھ کر دم کیا اور اپنا دست مبارک میرے جسم پر پھیرا تو میں اسی وقت صحت یاب ہو گیا،اس کے بعد حضرت نے اس دیوار کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا تو دیوار پھٹ گئی اور آپ یہاں سے غائب ہوگئے۔
(بہ حوالہ: سیرت خواجہ دانا، صفحہ:92)

اِس طرح کی اور بھی دیگر کرامات ہیں، جنہیں دیکھ کر اور سن کر کتنے ہی غیر مسلم آپ کے گرویدہ ہوگئے اور آپ کے مریدوں میں شامل ہوگئے۔

آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک عظیم بزرگ تھے،جن کی خدمات کا دائرہ پورے برّ صغیر پر پھیلا ہوا تھا۔ بلکہ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ ہندوستان کی سرزمین پر سلسلۂ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت میں جہاں دیگر مشائخِ نقشبندیہ نے اپنا فریضہ سرانجام دیا وہیں آپ نے بھی برّ صغیر کے اکثر و بیشتر شہروں اور علاقوں کا دورہ فرماکر لوگوں کو سلسلۂ نقشبندیہ سے وابستہ فرماکر اس کے فروغ و ترقی میں ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں۔

118/ سال عمر شریف پاکر 5/ صفر المظفر 1016ھ بمطابق 1607ء بروز جمعہ آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور بڑے خاں کا چکلہ، سورت میں آپ کی تجہیز وتکفین عمل میں آئی۔ آج بھی آپ کا مزارِ پُرانوار مرجعِ خلائق خاص وعام ہے، جہاں ملک بھر سے بلاتفریق مذہب و ملت لوگ آتے ہیں اور اپنے تہی دامن کو گوہرِ مراد سے بھر کر لوٹتے ہیں۔ ہر سال 3/ اور 4/ صفر المظفر کو حسبِ روایت آپ کا عرس شریف درگاہ کے احاطہ میں نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

آپ کے روضۂ انور پر ایک خوب صورت گنبد تعمیر ہے، جس کے در و دیوار پر فارسی زبان میں یہ خوب صورت اشعار کندہ ہیں:

الملقب در جہاں
با خواجۂ دیوانہ عیاں
سرفراز انس و جاں
سید جمال الدین مدد
نقشبندی خاندان
خوش نامور در خواجگان
لب مہتاب زمان
نورالہدیٰ روشن بیان

اس کے علاوہ گنبد کے داہنی جانب ایک عالی شان اور وسیع و عریض مسجد قائم ہے، جو آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔ مسجد کے سامنے مصلیان اور زائرین کے لیے ایک صاف و شفاف پانی کا حوض ہے، جو ایک دل کش منظر پیش کرتا ہے۔ اسی کے قریب ایک طویل القامت مینار بھی ہے، جو بہت ہی دیدنی ہے۔ مسجد کے داہنی بازو ایک شان دار مدرسہ "بنام دارالعلوم حضرت خواجہ دانا رحمۃ اللہ علیہ ہے، جو 44/ سالوں سے نونہالانِ قوم وملت کی تعلیم و تربیت اور جماعتِ اہلِ سنت کی ترویج واشاعت میں اپنا بنیادی رول ادا کر رہا ہے۔

اہلیانِ سورت پر آپ کے بے شمار احسانات و انعامات ہیں، جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے اپنی خانقاہ میں آنے والے ہر شخص کو فیض پہنچایا، قوم وملت کی تعمیر و ترقی اور فلاح و بہبودگی میں نمایاں کارنامہ انجام دیا۔ ان کے درمیان امن وآشتی، اتحاد و بھائی چارگی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دیا، یہی وجہ ہے کہ آج صبح و شام آپ کے آستانۂ عالیہ پر دیوانوں اور میخواروں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔

ماٰخذ ومراجع:

(1)- تاریخ شہنشاہِ سورت
(2)- سیرت خواجہ دانا سورت
(3)- صلحائے سورت

***